روزے کی قضاء سے عاجز عورت کا حکم

﴿ حکم من لم تقض ما عليها من صوم منذ عامين ولا تزال عاجزة عن القضاء﴾

[أردو- الأردية - Urdu]

فتوی

محمد صالح المنجد حفظه الله

مراجعہ

شفیق الرحمن ضیاء الله مد نی

ناشر

2010 - 1431

islamhouse.com

﴿ حكم من لم تقض ما عليها من صوم منذ عامين ولا تزال عاجزة عن القضاء ﴾

(باللغة الأردية)

فتوى

محمد صالح المنجد حفظه الله

مراجعة

شفيق الرحمن ضياء الله المد ني

الناشر

2010 - 1431

islamhouse.com

بسم الله الرحمن الرحیم

روزے کی قضاء سے بھی عاجز عورت کا حکم

میری بہن نے دو برس قبل دوران حمل رمضان المبارك کے روزے نہیں رکھے، اور ابھی تك وہ روزے رکھنے سے عاجز ہے، اس پر کیا واجب ہوتا ہے ؟

الحمد للہ:

حاملہ اسی طرح ـ دودھ پلانے والی عورت ـ کو جب اپنی جان کے ضرر کا خدشہ ہو، یا اپنے بچے کی جان کا خطرہ ہو تو اس کے لیے رمضان المبارك کے روزے چھوڑنا جائز ہیں، اور صرف اس کے ذمہ بعد میں قضاء ہو گی؛ کیونکہ وہ اس مریض کی طرح ہے جو اپنی بیماری کی بنا پر معذور ہے، اس کی تفصیل سوال نمبر (٥٠٠٠٥) اور (٤٩٨٤٨) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے، آپ ا سکا مطالعہ کریں.

پھر اگر وہ دوسرا رمضان آنے سے قبل روزہ رکھنے کی استطاعت رکھے تو اس پر قضاء کے روزے رکھنے واجب ہیں، اور اگر نیا حمل یا دودھ پلانے کی یا سفر کی بنا پر ا سکا عذر باقی رہے تو اس پر کوئی حرج نہیں، اور جب بھی وہ روزہ رکھنے پر قادر ہو تو اس پر قضاء لازم ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایك عورت نے رمضان میں روزے نہیں رکھے اور اب وہ دودھ پلانے کی بنا پر قضاء نہ کر سکی حتی کہ دوسرا رمضان شروع ہو گیا تو اس پر کیا واجب ہوتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اس عورت پر واجب ہے کہ وہ چھوڑے ہوئے ایام کےبدلے روزے رکھے، چاہے دوسرے رمضان کے بعد ہی رکھے؛ اس لیے کہ اس نے پہلے اور دوسرے رمضان کے درمیان قضاء کے روزے عذر کی بنا پر نہیں رکھے، لیکن اگر سردیوں کے موسم میں اس پر روزہ رکھنا مشقت نہ ہو تو اسے سردیوں کے موسم میں قضاء کے روزے رکھنا ہونگے چاہے ایك دن چھوڑ کر ہی روزہ رکھے، کیونکہ اس پر یہ لازم ہے، اور اگر وہ بچے کو دودھ پلا رہی ہے تواسے گزشتہ رمضان کی قضاء کے روزے حسب استطاعت رکھنا ہوں گے جتنے رکھ سکتی ہے وہ رکھ لے، اور اگر دوسرا رمضان آنے

سے قبل نہ رکھ سکے تو اسے دوسرے رمضان کے بعد تك مؤخر کر لے تو اس میں کوئی حرج نہیں " انتہی.

مسائل رمضان (١٩) جواب سوال نمبر (٣٦٠).

اور شیخ رحمہ اللہ سے یہ بھی سوال کیا گیا:

ایك عورت نے ولادت کے باعث رمضان کے روزے نہ رکھے، اور اس نے اس کی قضاء بھی نہیں کی اور اسے ایك لمبا عرصہ ہو چکا ہے، اور وہ روزے نہیں رکھ سکتی تواس کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اس عورت کو اپنےاس فعل پر اللہ تعالی سے توبہ و استغفار کرنی چاہیے؛ کیونکہ کسی بھی انسان کے لیے ایك رمضان سے دوسرے رمضان تك قضاء کو بغیر کسی شرعی عذر مؤخر کرنا حلال نہیں، اس لیے اسے توبہ کرنی چاہیے، اور پھر اگر وہ روزے رکھنے کی استطاعت رکھتی ہے چاہے

ایك دن چھوڑ کر تو اسے روزے رکھنا ہوں گے، اور اگر وہ استطاعت نہیں رکھتی تو دیکھا جائیگا کہ:

اگر ا سکا عذر مستقل اور جاری ہے تو وہ ہر دن کے بدلے ایك مسکین کو کھانا کھلا دے، اور اگر وقتی عذر ہے اور اس کے زائل ہونے کی امید ہے تو عذر ختم ہونے کا انتظار کیا جائیگا، اور پھر وہ اپنے ذمہ روزوں کی قضاء کرتے ہوئے روزے رکھے گی " انتہی.

(۱۹) جواب سوال نمبر (۳٦۱).

سوال کرنے والی نے یہ بیان نہیں کیا کہ اس کی بہن روزے رکھنے سے عاجز کیوں ہے اور ا سکا سبب کیا ہے، اس لیے اگر تو وہ وقتی طور پر عاجز ہے اور ا سکا زائل ہونا ممکن ہے (حمل یا دودھ پلانے یا مرض کی بنا پر) تو جب بھی ممکن ہو یہ روزے رکھنا واجب ہیں.

اور اگر ا سکا عذر اور عاجز ہونا دائمی ہے یعنی دائمی مرض جس سے شفایابی کی امید نہیں تو اس پر قضاء نہیں بلکہ وہ ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دے "

واللہ اعلم .

الاسلام سوال و جواب